نقل مافیا، سالور گینگ اور پیپر لیک معاملہ

پروفیسر اسلم جمشید پوری

ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کا حال زیادہ اچھا نہیں ہے۔ انٹر میڈیٹ کے بعد گریجویشن، پوسٹ گریجویشن، ریسرچ کے امتحانات، داخلے کے امتحانات، مقابلہ جاتی امتحانات اور ملازمت کے امتحانات کے معاملے میں ہمارا ملک دوسرے کئی ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ ایک تو پڑھائی دوسرے امتحان کا نظام بہت پیچیدگی بھرا ہے۔ ہندوستان میں ہر سطح کے امتحان کا دارومدار تحریر پر ہے۔ 80 فیصد ہمارے امتحانات تحریری ہوتے ہیں۔ اگر کسی کی تحریر گندی ہے یعنی کسی کی ہینڈ رائٹنگ خراب ہے تو وہ کسی بھی امتحان میں اچھے نمبر نہیں لاسکتا۔

ہمارے ملک میں اکثر بند، چکا جام، ریلیاں، فرقہ وارانہ فسادات، کرفیو وغیرہ کے حالات بن جاتے ہیں۔ عام زندگی مفلوج ہو جاتی ہے۔ روڈ راستے، آٹو ٹیمپو، بس، ریل، سب بند ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں سب سے زیادہ متاثر اسکول، کالج اور یونیورسٹیز ہوتی ہیں۔ جہاں امتحانات کے مراکز ہوتے ہیں۔ امتحانات رد یا معطل ہوتے ہیں۔ ایسا ہونے پر نقصان کسی کا نہیں ہوتا، صرف وہ طلبا جو امتحان دیتے ہیں، خسارے میں رہتے ہیں۔ پیسے والے طلبا کا بھی کچھ نہیں بگڑتا، بلکہ غریب طلبا کا بہت برا حال ہوتا ہے۔ کئی بار بیچارے ان بچوں کے قیام، کھانے پینے، مقامی سفر اور گھر واپسی کا بہت بڑا مسئلہ بن جاتا ہے۔

پیپر سخت آنے یا کسی اور مطالبے کے لیے طلبا یونین بہت سے پیپر میں واک آؤٹ کر دیتے ہیں۔ کئی بار یہ واک آؤٹ تشدد آمیز ہو جاتا ہے۔ طلبا امتحان دینے والے طلبا کی کاپیاں پھاڑ دیتے ہیں، مخالفت کرنے والے بچوں کی پٹائی کرنے سے بھی واک آؤٹ کرنے والے طلبا گریز نہیں کرتے۔ واک آؤٹ والے پرچوں کے دوبارہ امتحانات کئی کئی ماہ بعد ہوتے ہیں۔ ان میں محنت کرنے والے غریب طلبا کا بھاری خسارہ ہوتا ہے۔

نقل کرنا صرف دنیاوی ہی نہیں مذہبی اعتبار سے بھی غلط ہے۔ لیکن بہت سے طالب علم نقل کا سہارا لیتے ہیں۔ جیسے جیسے زمانہ بدلتا ہے۔ نئے نئے آلات، میڈیا اور سوشل میڈیا کا استعمال بڑھنے لگا ہے۔ نقل کرنے کے طریقے بھی بدل گئے ہیں۔ نقل کرنے کے ایسے طریقے سامنے آگئے ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے۔ نقل ماس لیول پر ہونے لگی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس نقل پر مشتمل کہانی پر کئی مشہور فلمیں ریلیز ہو چکی ہیں، خاص کر ''منّا بھائی ایم بی بی ایس''، ''لگے رہو منّا بھائی'' نے خوب بزنس کیا۔ غنڈہ گردی نے نقل کو ایک الگ ہی رخ دیا۔ دیکھتے دیکھتے پورے ملک میں کوچنگ مراکز اور پرائیویٹ پروفیشنل کالجز کا جال پھیلتا گیا۔ ان بڑے بڑے کوچنگ مراکز اور کالجز نے جہاں مقابلے کا ماحول بنایا، وہیں نقل کو بھی بڑھاوا دیا۔ نقل کے بہت سے طریقے سامنے آتے گئے۔ نقل کرانے میں بہت سے گروہ حرکت میں آگئے۔

موجودہ زمانے میں نقل گروہ کو نقل مافیا کہا جانے لگا۔ نقل ایک صنعت کا درجہ حاصل کرتا گیا۔ اب نقل کرانے والے لوگوں کو سالور گینگ کہا جانے لگا ہے۔ ان سالور گینگ نے نقل کو ایک نیا رخ دیا ہے۔ سالور گینگ اب بڑے بڑے امتحانات میں سوالات کو حل کرنے کا مشکل کام کرتے ہیں۔ اس کام کے لیے وہ چِپ، بلوٹوتھ اور دیگر آلات کا استعمال کرتے ہیں۔ آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ سالور گینگ میں زیادہ تر بہت قابل، ماہر اور تجربہ کار لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد مشکل سے مشکل سوال کو بھی حل کر دیتے ہیں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ کئی امتحان میں بہت سے مراکز پر امتحان دینے والوں کو نقل کرنے کے لیے بہت سی سہولیات دی جاتی ہیں، جس کے لیے بہت زیادہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

نقل مافیا اور سالور گینگ نے اب نقل کو مزید صیقل کرتے ہوئے پیپر ہی لیک کرانا شروع کر دیا ہے۔ امتحان سے قبل ہی پورا پیپر سالور گینگ کے پاس آجاتا ہے۔ اس گینگ کے ممبر اس پیپر کو ہزاروں روپے میں فروخت کرتے ہیں۔ اس طرح لاکھوں اور کروڑوں روپے کے وہ مالک بن جاتے ہیں۔ سالور گینگ کا جال پورے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ کسی ایک ریاست کا کوئی پیپر لیک ہوتا ہے تو دوسری ریاستوں کا سالور گینگ اس میں ملوث ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے تار ملک کے دور دراز شہروں میں بھی ہوتے ہیں۔ اب تک بہت سے امتحانات کے پیپر لیک ہو چکے ہیں۔ جن میں کئی اہم امتحان شامل ہیں۔ پیپر لیک ہونے کے زیادہ چانس پریس، پیپر ڈھونے والی گاڑی کا ڈرائیور اور پیپر کی رکھوالی کرنے والے گارڈز، جیسے مقام پر ہوتے ہیں۔ فروری میں اتر پردیش میں پولیس کی بھرتی امتحان کا پیپر لیک ہوا تھا۔ موجودہ اتر پردیش سرکار نے اس کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہوئے، اس کے ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا فیصلہ کیا۔ حزبِ اختلاف کے لیڈر اکھلیش یادو نے یوگی سرکار کو اس کا مورد الزام ٹھہرایا ہے۔ لاکھوں طالب علم جو اتر پردیش پولیس کی اس بھرتی میں امتحان دینے والے تھے، وہ خود کو ٹھگا ہوا سا محسوس کر رہے ہیں۔ ان کی فیس کے کروڑوں روپے اس پیپر لیک کی نذر ہو چکے ہیں۔

بے لاگ

23 مارچ کو ایک انٹرویو میں وزیر اعلیٰ اتر پردیش یوگی نے کہا کہ لوک سبھا انتخاب کے بعد پیپر لیک معاملے کے لیے جو سخت قانون بنے گا، وہ لاگو ہو جائے گا۔ کسی کو نوجوانوں کے مستقبل سے کھیلنے نہیں دیا جائے گا۔ یو پی ایس ٹی ایف کی میرٹھ یونٹ نے 10 اپریل میں پیپر لیک معاملے کے سرغنہ روی اتری کو گوتم بدھ نگر سے گرفتار کر لیا ہے۔ پہلے ہی اس گینگ کے 17 ممبران کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ روی اتری کی گرفتاری کے بعد اس معاملے کے ہر پہلو سے پردہ اٹھنے کی امید بڑھ گئی ہے۔ روی اتری نے ہی آر او، اے آر او کا پیپر بھی لیک کرایا تھا، جسے اس نے 20 لوگوں کو فروخت کیا تھا۔ اس کام میں اس کا ساتھ سبھاش پرکاش (مدھوبنی، بہار) نے دیا تھا۔ روی اتری نے ایک بڑا گینگ بنا لیا تھا۔ وہ گوتم بدھ نگر کے ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔ اس کا ایک بھائی فوجی ہے اور والد کسانی کرتے ہیں۔ روی اتری اصل میں 2012 میں ایم بی بی ایس کی تیاری کے سلسلے میں کوٹا گیا تھا، جہاں اس کا واسطہ اٹل وتس سے پڑا تھا۔ آہستہ آہستہ اس نے جرائم کی دنیا میں قدم رکھا اور اپنا ایک بڑا گینگ بنا لیا۔ آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ فی الحال اس کے گینگ میں 200 سے زیادہ لوگ ہیں، جو الگ الگ ریاستوں کے رہنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے بہار اساتذہ بحالی امتحان، ایل ٹی گریڈ امتحان اور نجانے کتنے امتحانوں کے پیپر لیک کرائے تھے۔ ابھی تک اس گروہ کے ساحل، نوین، دیپک، ستیش دھنکڑ، شوم گری، شبھم منڈل، بٹو، پروین، راجیو، روہت پانڈے، امت سنگھ، ابھیشیک شکلا سمیت تقریباً ڈیڑھ درجن لوگ گرفتار ہو چکے ہیں اور اتنے ہی لوگ فرار ہیں۔ ان کی گرفتاری کی کوششیں تیز ہو گئی ہیں۔ روی اتری نے بہت کچھ قبول کر لیا ہے اور بہت سے راز ابھی اس کے سینے میں ہیں۔

یہ پورا گینگ اوریجنل امیدوار کی جگہ اپنے ساتھیوں کو امتحان میں بٹھاتا ہے۔ دوسری ترکیب یہ بھی ہوتی ہے کہ آس پاس کی سیٹوں پر یہ گینگ اپنے ممبران کو بٹھاتا ہے تاکہ اوریجنل امیدوار کی مدد کی جا سکے۔ اس طرح سالور گینگ بچوں کا سخت پیپر حل کرنے میں تعاون کرتا ہے۔ ایسا کر کے بہت سے لوگ نوکریاں تک حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح کے کئی گینگ کام کر رہے ہیں۔ دن رات محنت کرنے والے طالب علم ناکام ہو جاتے ہیں، جبکہ رئیس اور تفریح کرنے والے بچے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ناکام بچے خاصی تعداد میں ہر سال خودکشی کرتے ہیں۔ ان خودکشیوں کے پیچھے کہیں نہ کہیں ان سالور گینگز کا ہاتھ شامل ہوتا ہے۔

بہت سے لوگ جعلی مارک شیٹ اور اسناد بنانے، فیل طالب علموں کو پاس کرانے اور نمبر بڑھوانے کا کام کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر یونیورسٹیز کے امتحان آفس میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور کلرکوں سے سانٹھ گانٹھ کر لیتے ہیں۔ یہ بھولے بھالے طالب علموں کو اپنے جال میں پھانس لیتے ہیں اور ان سے بھاری رقم اینٹھ لیتے ہیں۔ بغیر محنت کے نمبر حاصل کرنے کی تمنا ہر نوجوان کے دل میں ہوتی ہے۔ ایسے نوجوان، ان چالباز لوگوں کے ہتھے آسانی سے چڑھ جاتے ہیں۔ یہ اوریجنل کام کرانے کے پیسے لیتے ہیں، مگر وہ کام جعلی ہوتا ہے، پکڑ میں آنے کے بعد ان طلبا کو جیل کی ہوا کھانی پڑتی ہے۔ ان کا پورا مستقبل خراب ہو جاتا ہے۔ تعلیم کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔ غلط کام کا انجام غلط ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا طالب علم کسی غلط کام کے چکر میں نہ پڑیں، محنت کریں۔ اگر فیل ہو جائیں تو دوبارہ محنت کر کے امتحان دیں، کامیابی ضرور قدم چومے گی۔

> **بہت سے لوگ جعلی مارک شیٹ اور اسناد بنانے، فیل طالب علموں کو پاس کرانے اور نمبر بڑھوانے کا کام کرتے ہیں۔... تعلیم کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔ غلط کام کا انجام غلط ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا طالب علم کسی غلط کام کے چکر میں نہ پڑیں، محنت کریں۔... کامیابی ضرور قدم چومے گی۔**

aslamjamshedpuri@gmail.com

پہلا ہی مرحلہ...داغ داغ

محمد فاروق اعظمی

آج سے تین دن بعد ملک میں لوک سبھا انتخاب 2024 کے پہلے مرحلہ میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ اس مرحلہ میں 102 پارلیمانی سیٹوں کیلئے کل 1618 امیدوار اس بار میدان میں ہیں لیکن ان میں سے 252 یعنی 16 فیصد ایسے امیدوار جو قانون کی نظر میں 'مجرم' داغدار اور قانون کو مطلوب ہیں۔ قانون کی حکمرانی کا دعویٰ کرنے اور ملک کو جرائم سے پاک بنانے کا عزم ظاہر کرنے والی سیاسی جماعتوں نے ان مجرموں کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ دلچسپ بات تو یہ بھی ہے کہ سیاسی جماعتوں کے قائدین اپنے ان ہی مجرم امیدواروں کے ساتھ انتخابی جلسوں میں یہ کہتے ہوئے نظر آرہے ہیں کہ ان کا مقصد قانون کی بالادستی، جرائم سے پاک معاشرہ اور امن و امان کا قیام ہے۔ سیاسی جماعتوں کی اسی دوہری پالیسی کی وجہ سے نہ معاشرہ سے جرائم ختم ہو رہے ہیں اور نہ مقنّنہ میں مجرموں کے داخلہ پر کوئی پابندی لگائی جارہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سیاسی جماعتوں کا مقصد معاشرہ میں امن و امان کا قیام اور جرائم کا خاتمہ نہیں بلکہ ایوان میں کسی طرح عددی برتری حاصل کرنا ہے تاکہ حکمرانی کا موقع حاصل کیا جاسکے، اس کیلئے سیاسی جماعتیں ان ہی امیدواروں پر داؤ لگاتی ہیں جن کے جیتنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر انتخاب میں مجرمانہ پس منظر والے نمائندوں کی تعداد کچھ بڑھی ہوئی ہی درج ہوتی ہے۔ ملک میں ہونے جارہے 18 ویں لوک سبھا انتخاب میں ایک بار پھر سے بڑی تعداد میں مجرمانہ شبیہ کے لیڈر میدان میں اترنے جارہے ہیں۔

ملک میں پہلے مرحلہ میں 1618 امیدوار اس بار میدان میں ہیں لیکن ان میں سے 252 یعنی 16 فیصد امیدواروں پر مجرمانہ معاملے درج ہیں۔ پہلے مرحلے کے امیدواروں میں سے 252 امیدوار یعنی تقریباً 16 فیصد داغدار ہیں۔ ان میں سے 161 کے خلاف سنگین جرائم کے مقدمات درج ہیں۔ ان میں سے 15 فیصد مختلف مقدمات میں سزا یافتہ ہیں۔ یہ انکشاف انتخابی اصلاحات کے لیے کام کرنے والی تنظیم ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ اے ڈی آر نے پہلے مرحلے کے 1,618 امیدواروں کے انتخابی حلف ناموں کا تجزیہ کیا ہے اور کہا ہے کہ تقریباً 28 فیصد یعنی 450 امیدوار کروڑ پتی ہیں۔ اسی وقت، امیدواروں کا اوسط اثاثہ تقریباً 4.51 کروڑ روپے ہے۔ تجزیہ کے مطابق راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے 100 فیصد امیدوار داغدار ہیں۔ پہلے مرحلے میں اس کے چار امیدواروں میں سے دو کے خلاف سنگین جرائم کے مقدمات درج ہیں۔ 34 فیصد داغدار امیدواروں کو ٹکٹ دے کر قومی پارٹی کا درجہ رکھنے والی پارٹیوں میں کانگریس سب سے پیچھے ہے، جب کہ بی جے پی نے بھی 36 فیصد داغدار امیدواروں کو ٹکٹ دیا ہے، جن میں کئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے مبینہ طور پر گرفتاری سے بچنے کیلئے بی جے پی میں شمولیت اختیار کی اور پارٹی نے انہیں لوک سبھا 2024 کا امیدوار بھی بنا دیا ہے۔ ان میں نوین جندل بھی شامل ہیں جن کے خلاف سی بی آئی اور ای ڈی نے چارج شیٹ داخل کی ہے۔ نوین جندل مارچ 2024 میں بی جے پی میں شامل ہوئے اور کچھ دنوں کے بعد انہیں پارٹی ٹکٹ مل گیا۔ ایسی ہی ایک مثال گیتا کوڑا کی ہے جنہیں کانگریس سے بی جے پی میں آتے ہی امیدوار بنایا گیا تھا۔ ان کے شوہر مدھو کوڑا کے خلاف بدعنوانی کے کئی مقدمات زیر التوا ہیں۔

بی جے پی کے 18 فیصد اور کانگریس کے 17 فیصد امیدواروں کے خلاف سنگین مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔ بی ایس پی نے سب سے کم داغدار 13 فیصد پر میدان مارا ہے۔ 7 امیدواروں کے خلاف قتل جیسے سنگین جرائم کے مقدمات درج ہیں۔ 19 امیدواروں کے خلاف اقدام قتل کے مقدمات درج ہیں اور 18 امیدواروں کے خلاف خواتین کے خلاف جرائم کے مقدمات درج ہیں۔ ان امیدواروں میں سے ایک پر عصمت دری کا الزام ہے۔ اس کے علاوہ 35 امیدوار ایسے ہیں جن کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کرنے پر مقدمات درج ہیں۔

اعداد و شمار سے صاف ہو جاتا ہے کہ مستقبل میں کافی تعداد میں ایک بار پھر سے داغی امیدوار منتخب ہو کر ایوان میں جائیں گے۔ ابھی تک پہلے مرحلہ کے اعداد و شمار سامنے آئے ہیں اور پہلے مرحلہ میں ہی سیاسی پارٹیوں نے داغیوں کو ٹکٹ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے اس رویہ کی وجہ سے ہی ملک کی سیاست میں داغیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

جائزہ

اگر الیکشن کمیشن کے اعداد و شمار پر غور کریں تو ملک میں مقنّنہ کے 36 فیصد اراکین سنگین مجرمانہ معاملات میں ملوث ہیں۔ پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے ارکان کی مجموعی تعداد 4896 ہے۔ 2014 سے 2017 کے درمیان 1765 عوامی نمائندوں یا قانون سازوں کے خلاف مقدمات زیر التوا ہیں۔ مرکزی حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ میں دیے گئے ایک حلف نامہ کے مطابق بدعنوان، راشی، مقدمات میں ماخوذ ارکان کے معاملہ میں اتر پردیش پہلے نمبر پر ہے جہاں سب سے زیادہ 248 قانون سازوں کے خلاف معاملات درج ہیں۔ 178 معاملات کے ساتھ تمل ناڈو دوسرے نمبر پر، 144 معاملات کے ساتھ بہار تیسرے نمبر پر اور 139 معاملات کے ساتھ مغربی بنگال چوتھے نمبر پر ہے۔ قانون سازوں پر جن جرائم کیلئے مقدمات چل رہے ہیں ان میں قتل، اقدام قتل جیسے سنگین الزامات نیز سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے وغیرہ جیسے الزامات شامل ہیں۔ دیکھا جائے تو ملک کی سیاست میں داغی لیڈروں کی بھرمار ہے۔ پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں کے موجودہ اور کچھ سابق ارکان کے خلاف 4122 مجرمانہ معاملات زیر التوا ہیں اور ان میں سے کچھ تو تین دہائی سے بھی زیادہ پرانے ہیں۔ دراصل اپنی دولت اور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے یہ داغی لیڈران اپنے اوپر قائم مقدمات کو طویل عرصہ تک لٹکائے رہتے ہیں اور اس درمیان وہ انتخاب لڑتے ہیں اور جیت کر ایم ایل اے، ایم پی بن کر وزارت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اگر ان لیڈروں کو مقررہ وقت کے اندر سزا دی جائے تو جرائم میں ماخوذ ان عوامی نمائندوں کا حوصلہ پست ہوگا اور سیاسی پارٹیاں بھی ایسے لوگوں کو انتخابی میدان میں اتارنے سے گریز کریں گی۔ مقررہ وقت کے اندر سزا نہ مل پانے کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں کو یقین ہو گیا ہے کہ جو جتنا بڑا داغی ہے، اس کے الیکشن جیتنے کے اتنے ہی امکانات ہیں۔ اس طرح ایوان میں اپنی عددی برتری کیلئے سیاسی پارٹیاں اپنے دامن میں غلاظت سمیٹ لیتی ہیں۔ دلچسپ بات تو یہ بھی ہے کہ یہ بدعنوان اور داغی لیڈران انتخاب جیتنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ صورتحال عوام کی استعداد انتخاب کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کی ہوس حکمرانی اور جمہوریت سے کھلواڑ کا بھی مظاہر ہے۔ کسی بھی حال میں اسے بہتر نہیں کہا جا سکتا ہے۔ پارلیمنٹ کو مجرموں کی آماجگاہ نہ بنانے کے لاکھ دعوؤں کے باوجود سیاسی جماعتیں اس پر عمل کرتی نظر نہیں آتیں۔ اس سمت اگر تھوڑا بہت کام ہوا ہے تو وہ سپریم کورٹ کی کوششوں سے ہوا ہے جس نے ملک کی سیاست کو صاف ستھرا بنانے کیلئے کئی رہنما ہدایات جاری کی ہیں۔ ان میں تین سال یا اس سے زیادہ سزا پانے والے لیڈروں کے انتخاب لڑنے پر پابندی بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ بھی سپریم کورٹ کی کئی ایسی دوسری ہدایات ہیں جن پر اگر سیاسی جماعتیں عمل کریں تو سیاست سے جرائم کو پاک رکھنے اور مجرمانہ پس منظر رکھنے والے افراد کے سیاست میں داخلہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

> **پارلیمنٹ کو مجرموں کی آماجگاہ نہ بنانے کے لاکھ دعوؤں کے باوجود سیاسی جماعتیں اس پر عمل کرتی نظر نہیں آتیں۔ اس سمت اگر تھوڑا بہت کام ہوا ہے تو وہ سپریم کورٹ کی کوششوں سے ہوا ہے جس نے ملک کی سیاست کو صاف ستھرا بنانے کیلئے کئی رہنما ہدایات جاری کی ہیں۔**

farooquekolkata@yahoo.com

اقوال زرّیں

- تین چیزوں کی دوستی مضر ہے، نفس، زندگی اور مال۔
- جس کی توبہ عمل کے مطابق ہو، وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔
- آرزو نصف زندگی ہے اور بے بسی موت۔
- سب سے بڑی قوت، قوت برداشت ہے۔
- توبہ منظور ہو جائے تو گناہ دوبارہ سرزد نہیں ہو سکتا۔
- غصہ ایسا طوفان ہے، جو دماغ کا چراغ بجھا دیتا ہے۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا
ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA GORAKHPUR

تنازع کو جنگ میں نہیں بدلنا چاہیے

جنگ کسی کے حق میں نہیں ہوتی۔ اسی لیے جنگ کی نوبت ہی نہیں آنے دینی چاہیے۔ دو ملکوں کے مابین تنازع اگر ہو تو اسے ختم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ حماس کے حملوں کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اگر ایسی کوشش کی ہوتی تو آج حالات مختلف ہوتے۔ ان کی طرف سے کوشش یہ ہوئی کہ اسرائیل جواب دے، اپنی دھاک قائم کرے مگر غزہ کی جنگ امید سے زیادہ طویل کھنچ گئی۔ غزہ جنگ میں عام لوگوں کی ہلاکتوں، خواتین اور بچوں کی ہلاکتوں نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ اسرائیل حماس کا خاتمہ کرے مگر عام شہریوں کو بچا کر۔ ٹرمپ جیسے لیڈر کو یہ کہنا پڑا کہ غزہ جنگ کی وجہ سے اسرائیل کی ساکھ گر رہی ہے۔ کیا انہی حالات کی وجہ سے اور ذہن بانٹنے کے لیے اسرائیل نے دمشق میں ایران کے سفارت خانے پر حملہ کیا تھا؟ یہ کہنا مشکل ہے۔ ایرانی سفارت خانے پر حملے کے سلسلے میں اسرائیل کی طرف سے کوئی واضح بیان نہیں آیا ہے، البتہ ایران نے ڈرونوں اور میزائلوں سے اس پر حملہ کر کے یہ بتا دیا ہے کہ اسے کمزور سمجھنے کی غلطی کوئی نہ کرے۔ اس حملے کے بعد اندیشہ اس بات کا ہے کہ اسرائیل، ایران پر جوابی حملہ کرے گا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو ان دو ملکوں کا تنازع ایک بڑی جنگ کی شکل اختیار کر لے گا، خطے کے کئی ممالک کے اس جنگ میں ملوث ہو جانے کا اندیشہ رہے گا۔ اسرائیل سے ایران کافی دور ہے، وہ اگر فضائی حملہ کرے گا تو خطے کے ملکوں کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر کے ہی حملہ کرے گا یا ان کی اجازت سے ان کی فضائی حدود کا استعمال کرے گا۔ دونوں ہی صورتوں میں جنگ کے وسعت اختیار کر لینے کا اندیشہ رہے گا، چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسرائیل-ایران تنازع کو بڑھنے سے روکا جائے، دنیا کی بڑی طاقتیں اس میں مثبت رول ادا کریں۔

حماس کے حملوں کے بعد امریکہ کا جو موقف تھا، ایران کے حملوں کے بعد اس کا ویسا موقف نہیں ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہو کہ پہل اسرائیل نے کی۔ وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ امریکہ، ایران کی طاقت سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ایران اور اسرائیل کے درمیان اگر جنگ ہوتی ہے تو اس جنگ میں لامحالہ اسے اور اس کے اتحادیوں کو بھی شامل ہونا پڑے گا، یہ مشرق وسطیٰ میں اس کے مفاد کے لیے ٹھیک نہیں ہوگا۔ غالباً اسی لیے امریکہ کی طرف سے اسرائیل کو ایران کے خلاف جوابی کارروائی سے گریز کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ دراصل امریکہ جانتا ہے کہ اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ صرف ایران تک محدود نہیں رہے گی، روس اور چین کی بھی ایران کو حمایت حاصل رہے گی۔ روس اور چین یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ ایران کمزور پڑے اور اس خطے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طاقت میں اضافہ ہو۔ ایران کا ساتھ دینا ان کی مجبوری ہوگی۔ ادھر یمن، عراق، لبنان اور شام سے بھی اسرائیل پر حملوں میں شدت آجائے گی اور اس کا فائدہ حماس کو ہوگا یعنی ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ ہونے کا مطلب دو ملکوں کی نہیں، کئی ملکوں کی جنگ ہوگی۔

فی الوقت امریکہ کا موقف حوصلہ افزا ہے اور یہ امید بندھاتا ہے کہ ایران-اسرائیل تنازع جنگ تک نہیں پہنچے گا مگر اسرائیل کے رخ کو دیکھتے ہوئے اندیشہ اس بات کا ہے کہ دونوں ملکوں کا تنازع کبھی بھی وسعت اختیار کر سکتا ہے۔ پھر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو وہی کرنا پڑے گا جو اسرائیل چاہے گا، کیونکہ آج تک انہوں نے وہی کیا ہے جو اسرائیل نے چاہا ہے مگر غزہ کی جنگ میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے زیادہ دلچسپی لینے کی وجہ سے یوکرین کی حالت خستہ ہو چکی ہے اور روس کی جیت کی پیش گوئی کی جا رہی ہے، اگر ایران پر اسرائیل نے حملہ کر دیا، اس حملے نے جنگ کی شکل اختیار کر لی اور امریکہ اور اس کے اتحادی جنگ میں الجھ گئے تو پھر یوروپ کا کیا ہوگا؟ کیا یہ صورتحال ولادیمیر پوتن کے لیے روس کو سوویت یونین بنانے کا خواب پورا کرنے والی ہوگی اور اس کے لیے وہ یوکرین کے بعد اگلا نشانہ پولینڈ کو بنائیں گے؟ فی الوقت اس پر دعوے سے کچھ کہنا مشکل ہے لیکن اندیشوں کو نظر انداز کرنا بھی مشکل ہے۔ عالمی برادری کی نظر اس بات پر ہے کہ موجودہ صورتحال میں امریکہ کیا رول ادا کرتا ہے۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے کیا وہ کچھ سخت فیصلے لینے کی جرأت دکھائے گا؟ ویسے امریکہ نے کوئی جرأت مندانہ فیصلہ نہ لیا، اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ ہو گئی تو یہ جنگ امریکہ کے منصوبوں پر بھاری پڑے گی!

edit2sahara@gmail.com

مراسلات

مراسلہ نگار کی رائے سے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں

آئینہ

خوف و دہشت بھرے حالات نظر آتے ہیں
خوں میں لتھڑے ہوئے دن رات نظر آتے ہیں
میرے اللہ کرم کر دے زمیں پر اپنا
عالمی جنگ کے خطرات نظر آتے ہیں

ارشد ندیم

کانگریس مسلمانوں کے ساتھ ہے تو پھر...؟

مکرمی!

آج وطن عزیز ایسے حالات سے گزر رہا ہے جس کا سامنا تاریخ میں پہلے کبھی نہیں کیا گیا تھا۔ آج ملک کو منفی قوتوں سے ناقابل تلافی نقصان کا خطرہ لاحق ہے۔ اگر اب بھی ہم سب مل کر اپنے وطن عزیز کو ایسی طاقت سے بچانے کے لیے متحد نہ ہوئے تو خدشہ ہے کہ ہمارے ملک کو بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ یہ نقصان اتنا سنگین ہوگا کہ اس سے نکلنے میں صدیاں لگ سکتی ہیں۔ کانگریس کو زندگی کے تمام شعبوں میں مساوی شراکت داری اور نمائندگی کی بنیاد پر مسلمانوں کے حق میں نمایاں طور پر کھڑا ہونا چاہیے۔ جیسا کہ کانگریس دیگر برادریوں اور سماج کے طبقات کے ساتھ کھڑی رہتی ہے۔ کانگریس اقلیتوں پر ایک نئے سرے سے نظر ثانی کرے۔ آپ دیکھیں گے کہ مسلمان نہ صرف زبانی طور پر مثبت قوتوں کی حمایت کرتے ہیں، بلکہ وہ ہمارے ملک کی مجموعی ترقی کے لیے آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے ہر حد تک جا سکتے ہیں۔ سب سے بڑا اقلیتی سماج نہ صرف اخلاقی اور جسمانی طور پر آپ کی مدد کر سکتا ہے بلکہ وہ آپ کی فکری اور مالی مدد بھی کر سکتا ہے۔ اگرچہ ان کے وسائل محدود ہیں لیکن ان میں ملک کے لیے قربانی دینے کا بڑا جذبہ اور حوصلہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دیر ہو چکی ہے لیکن زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے۔ آپ اس کمیونٹی کے بارے میں اپنا رویہ بدل لیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ کانگریس اس کمیونٹی کے تئیں اپنے نقطہ نظر میں ضروری اصلاحات کرے اور تمام طبقات کی بہتر اور جامع شراکت داری کو یقینی بنائے۔ یہ ہمارے ملک کے مفاد میں ہوگا کہ کانگریس کی ''محبت کی دکان'' میں دلت، قبائلی، مسلمان، اقلیتیں، او بی سی اور سماج کے دوسرے طبقات شامل ہوں۔ یہی ہمارے ملک کو ناقابل تلافی نقصان سے بچانے کا واحد طریقہ ہے۔

انجینئر محمد سمیع خان کھٹانہ
ریاستی صدر آل انڈیا یونائیٹڈ مسلم مورچہ (یو پی)

جنگ کی آگ کو روکیں

مکرمی!

اداریہ 'اسرائیل پر ایران کے حملے' کے حوالہ سے عرض کرنا چاہوں گا کہ شکر ہے کہ ایران کے حملے میں اسرائیل کو کوئی جانی نقصان پہنچنے سے قبل ہی ایران نے تنبیہ کے ساتھ حملے بند کر دیے اور اسرائیل نے بھی کسی جوابی کارروائی سے اجتناب کیا۔ اس طرح جنگ تو ٹل گئی لیکن خطرہ نہیں اور مزید یہ کہ ایران نے اپنی عسکری طاقت کی نمائش بھی کر دی جسے دراصل شام کے دارالسلطنت دمشق میں ہوئے اسرائیلی حملوں کے پس منظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ مغربی ممالک نے اسرائیلی حملوں کی فوری مذمت نہیں کی لیکن انہوں نے اس ایرانی حملے کی مذمت فوراً کر دی جو ان کے دوہرے پیمانے کا مظہر اور انصاف کے تقاضوں کے تضاد میں ہے۔ دنیا میں سوائے اسرائیل کوئی بھی ملک جنگ کی حمایت نہیں کرتا پھر بھی ستم ظریفی یہ ہے کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی میں ملوث ہیں۔

اداریہ کا اندیشہ قرین یقین ہے کہ ایران و اسرائیل کے درمیان جنگ کا آغاز ہونے کی صورت میں جنگ کے مضر اثرات محض ان دو ملکوں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ وہاں موجود دنیا بھر سے آئے برسر روزگار ہزاروں لوگوں کا بھی ان حملوں کی زد میں آجانا قطعی خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اسرائیل اور ایران دونوں کے تعلقات مغربی ممالک کے ساتھ یکساں نوعیت کے ہیں اور شاید اسی خدشہ کے پیش نظر وہ اسرائیل کو ایران سے الجھنے سے باز رکھنے کے متمنی ہیں۔ لہٰذا اداریہ کی رائے حق بجانب ہے کہ عالمی طاقتوں کو غزہ اور اسرائیل کے درمیان جاری جنگ کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اسے فوری بند کرانے کی مؤثر تدابیر کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ اس جنگ کی آگ دوسرے ممالک کو اپنی لپیٹ میں نہ لے پائے۔

اظہر علی خاں
شرافت منزل، کوتوالان، رامپور-1

نوٹ: ادارتی صفحے پر شائع مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

سہارا انڈیا ماس کمیونی کیشن کیلئے پرنٹر و پبلشر ضیاء قادری نے سہارا انڈیا ماس کمیونی کیشن پریس، راشٹریہ سہارا کمپلیکس، پارک روڈ گورکھپور میں چھپوا کر شائع کیا۔
Published & Printed by Zia Qadree on behalf of Sahara india Mas Communication and Printed at Sahara india Mass Communication Press. Rashtriya Sahara Park Road, Gorakhpur and Published from Rashtriya Sahara Park Road, Gorakhpur
Editor & Group Editor: Abdul Majid Nizami (editor.nizami@gmail.com) *ایڈیٹر اینڈ گروپ ایڈیٹر: عبدالماجد نظامی
For Editorial/News: gkpsaharaurdu@gmail.com, editor. saharaurdumedia@sahara.in ■ Advertesment(National): ■ 9891773434,9899452476, Email : adsahara@gmail.com
www.roznamasahara.com 0551- 3062427: شعبہ اشتہارات 0551-3062415,3062416: سرکولیشن - Email: gkpsaharaurdu@gmail.com - 0551-2202362, 3062400 :ٹیلی فون گورکھپور
اس شمارہ میں شامل شائع شدہ تمام خبروں کے انتخاب اور ایڈیٹنگ کیلئے ذمہ دار * R.N.I. NO- UPURD/2002/6747 Roznama Rashtriya Sahara (Gorakhpur) شمارہ نمبر: 8820 سال: 23
روزنامہ راشٹریہ سہارا
حب الوطنی ○ فرض شناسی ○ ایثار
ہمیں فخر ہے کہ ہم ہندوستانی ہیں